عنوان کتاب : تاریخ مشائخ نقشبندیہ
مصنف : پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول لِلّٰہی
ناشر : "زاویہ" ۸-سی دربار مارکیٹ، لاہور
سن طباعت : ۲۰۰۰ء
صفحات : ۷۴۱
جلد : اوّل
قیمت : ۲۰۰ روپیہ
تبصرہ نگار : ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن ☆

زیرِ نظر تصنیف تاریخ مشائخ نقشبندیہ سلسلہ نقشبندیہ کے معروف خانوادہ لِلّٰہ شریف، ضلع جہلم کے نامور فرزند گرامی صاحبزادہ پروفیسر عبدالرسول صاحب کے زورِ قلم، اور موضوع پر گرفت کا لائق تحسین نتیجہ ہے۔ پروفیسر صاحب تاریخ کے معروف اُستاد، جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے سابق شیخ التاریخ، اور تاریخ کے حوالے سے کئی مستند کتابوں کے مصنف ہیں۔ فاضل مصنف کے اپنے بیان کے مطابق انہوں نے یہ کتاب بنیادی طور پر اپنے خانوادہ کے بزرگوں کے تذکرہ کے طور پر مرتب فرمائی ہے:

> " ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ کتاب سلسلۂ نقشبندیہ کی مکمل تاریخ نہیں ہے یہ سلسلہ عالمِ اسلام کے بیشتر حصوں میں پھیلا، خود برصغیر پاک و ہند میں اس کی بیسیوں شاخیں ہیں۔ اگر ان سب کے مختصر حالات بھی لکھے جائیں تو کئی جلدیں مرتب ہو جائیں، یہ صرف لِلّٰہی خاندان کی مکمل روحانی تاریخ ہے"۔ (ص۱۴)

تاہم اس کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مقدسہ سے کیا گیا ہے، پھر اس سلسلہ کے جملہ مشائخ کا ذکر اختصار مگر جامعیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ۷۴۸ صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں صرف پونے دو سو صفحات خاندان لِلّٰہی کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کی تاریخ، ملفوظات و مکتوبات اور تعلیمات پر مشتمل متعدد کتب موجود ہیں۔ مولانا جامیؒ کی نفحات الانس اس سلسلہ کے

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، مدیر "فکر و نظر"، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

بزرگوں کے احوال پر ایک جامع تصنیف ہے۔ برصغیر میں اس سلسلہ کے قابل فخر بزرگ اور بقول اقبالؒ ''ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان'' حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شخصیت، اُن کے تجدیدی کارناموں اور برصغیر کی تاریخ پر اُن کی تعلیمات کے گہرے نقوش کو متعدد اہل علم و تحقیق نے موضوع بنایا ہے۔ شیخ محمد اکرام صاحب نے بھی اس سلسلہ کے بزرگوں کے تاریخی کردار اور اس کے سیاسی و اجتماعی اثرات پر ناقدانہ تاریخی محاکمہ پیش فرمایا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ''نظریۂ وحدۃ الشہود'' پر معروف محقق جناب ڈاکٹر برھان احمد فاروقی نے پی ایچ ڈی کا مقالہ رقم فرمایا۔ اس مقالہ کا خاص امتیاز یہ ہے کہ ممتحنین میں علامہ اقبالؒ جیسی شخصیت شامل تھی--- مولانا منظور احمد نعمانی نے الفرقان کی ایک خصوصی اشاعت ''تذکرہ مجدّد الف ثانیؒ'' میں حضرت شیخؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر جید محققین کے افکار کو یک جا کر دیا ہے۔ حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کے حوالہ سے سیّد زوّار حسین شاہ صاحب کی تصنیف لطیف سیرت مجدّد الف ثانی بھی قابل تحسین کوشش ہے۔ اس کتاب میں تحقیقی منہج کا بھی کماحقہ التزام کیا گیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی معروف تصنیف تذکرہ میں مجدّد صاحبؒ کے کارناموں کے لیے بیشتر صفحات وقف کیے ہیں۔ جناب محمد صادق قصوری کا تذکرہ خیریہ بھی میرے پیش نظر ہے، اُس کا اسلوب بھی زیرِ نظر تذکرہ سے خاصی مماثلت رکھتا ہے، بایں صورت کہ وہاں بھی ایک خاص خانوادہ نقشبندیہ (پیر محمد عبداللہ جان مجدّدی پشاوری) کا تعارف مقصود تھا مگر آغاز سرکار رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کیا گیا اور جملہ مشائخ نقشبندیہ کا تعارف پیش کرنے کے بعد چند صفحات مطلوب و مقصود کے لیے وقف کیے گئے۔ پہلے سے موجود تذکروں کے باوجود اس تذکرہ کے مرتب کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے فاضل مصنف رقمطراز ہیں:

> '' پہلے سے موجود تذکروں میں ایک کمی یہ تھی کہ مشائخ کے تاریخی پس منظر اور ہم عصر شخصیات کے بارے میں کچھ بتایا نہیں جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کسی شیخ کے حالات کا مطالعہ کرتے وقت ایسا احساس ہوتا تھا کہ گویا یہ شخصیت گرد و پیش سے منقطع ہے اور تاریخی واقعات کے تناظر میں اس کے اصل کردار اور جادۂ تاریخ پر اس کے نقوشِ پا کا ادراک نہیں ہو پاتا تھا''۔ (ص۱۳)

مصنف محترم نے اس تذکرہ میں اس پہلو پر خاص توجہ مبذول فرمائی۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ آیات کے حوالہ جات، احادیث کی تخریج اور دیگر حوالہ جات کا بھی اہتمام ہو جاتا، تو قارئین کے لیے مذکورہ مصادر و مآخذ تک رسائی میں زیادہ سہولت ہو جاتی۔

اس کتاب کا آخری حصہ فاضل مصنف کے اپنے خانوادہ سے متعلق ہے جس میں انہوں نے سلسلۂ نقشبندیہ کے پانچ جلیل القدر بزرگوں (۱) حافظ غلام نبی لِلّٰہی''، (۲) حافظ دوست محمد لِلّٰہی''، (۳) حافظ محمد عبدالرسول لِلّٰہی''، (۴) حافظ محمد مقبول الرسول لِلّٰہی'' اور (۵) حافظ محمد محبوب الرسول لِلّٰہی'' کے حالات زندگی، اُن کے فقر و غنا، توکل علی اللہ اور ملفوظات طیبات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ مصنف کے زورِ قلم کا مظہر بھی ہے اور اپنے اجداد امجاد سے محبت و عقیدت کا شاہکار بھی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ سیرت نگاری میں مورخانہ احتیاط کے جملہ تقاضے بھی پیش نظر رہے ہیں۔ ضمیمہ میں سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے سلوک کے اسباق کو مختصر تشریح کے ساتھ منضبط کیا گیا ہے، جو طالبین سلوک کے لیے خاصے کی چیز ہے۔

زیرِ تبصرہ تالیف سے سلسلہ نقشبندیہ کی تاریخ میں ایک اور جامع و مربوط تذکرہ کا اضافہ ہوا ہے جو اس سلسلہ کے متوسلین کے لیے بالخصوص اور تصوف سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بالعموم توسیع مطالعہ اور بزرگوں کی سیرت سے سبق آموزی کا بیش قیمت سرچشمہ ثابت ہوگا۔